ذی الحجہ

حضرت عباسؓ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺنے فرمایا:’ ’سال کے دنوں میں سے کوئی زمانے جس میں بے انتہا عمل صالح یعنی نیکیاں وبھلائیاں کی گئی ہوں وہ ماہ ذی الحجہ کے عشرہ سے زیادہ االلہ کو محبوب نہیں ہے“۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول االلہ ﷺ کیا جہاد فی سبیل االلہ بھی مساوی درجہ نہیں رکھتا۔: ” جہاد فی سبیل االلہ بھی االلہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب نہیں“۔ راوی کا بیان ہے کہ تین مرتبہ لوگوں نے یہی سوال کیا اور آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ اہی جواب عنایت فرمایا۔ پھر فرمایا : البتہ وہ شخص جو اپنی جان ومال کے ساتھ جہاد فی سبیل االلہ کےلئے گیا اور وہیں میدان جہاد میں االلہ کو پیارا ہوگیا۔ (بخاری)

ابن عوانہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں جابرؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایاَ: ”عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں “۔

علماءکہتے ہیں جس نے سال کے افضل دنوں میں روزہ رکھنے کی منت مانی ہو اسے چاہیے کہ عشرہ ذی الحجہ

ذی الحجہ

<articles/urdu-articles/1369-2010-11-10-21-32-20/> میں روزے رکھنے کے منت پوری کرے اور جس نے سال کے کسی ایک افضل دن روزہ رکھنے کی منت مانی ہو اسے عرفہ کے دن روزہ رکھ کر اپنی نذرپوری کرنی چاہیے اورجس نے ہفتہ کے کسی دن روزہ رکھنے کے منت مانی ہو تو وہ جمعہ کے دن روزہ رکھے۔

فضیلت روزہ وشب کی وجہ

articles/urdu-articles/1369-2010-11-10-21-32-20></articles/urdu-articles/1369-2/>
<010-11-10-21-32-20

عشرہ ذح الحجہ کے دنوں کی افضلیت اس لئے ہے کہ اس میں عرفہ کا دن واقع ہے۔ اور ماہ رمضان کے عشرہ آخر کی راتیں اس لئے افضل ہے کہ ان میں شب قدر واقع ہے اور چونکہ ما ذی الحجہ میں عرفہ کا دن آتا ہے اسی لئے اس دن کو سب پر فضلیت حاصل ہے۔

عشرہ دی الحجہ کے روزے

ذی الحجہ

articles/urdu-articles/1369-2010-11-10-21-32-20></articles/urdu-articles/1369-2/>
<010-11-10-21-32-20

بقر عید کے شروع کے نو دن میں روزوں کی فضلیت اور ان کے مستجب ہونے کی احادیث درج ہیں۔

ابو دواو ونسائی میں بعض ازاوج مطہراتؓ سے منقول ہے کہ سرور عالمﷺ بقر عید کے ۹دن دسویں محرم اور ہر ماہ تین دن روزے اکثر و بیشتر رکھاکرتے تھے ۔ اور ہر ماہ کے تین دنوں میں سے پہلی پیر اور پہلی جمعرات کے دن روزہ دار رہتے تھے ۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سرور کائنات ﷺ ذی الحجہ کے عشرہ اور ماہ تین دن روزے رکھتے تھے۔

نیز اس عشرہ کے عمل صالح کے بار میں جو فضلیت کے احکام ہے ان اعمال صالحہ میں روز کی کی فضلیت بھی داخل ہے۔ یعنی اعمال میں سب سے زیادہ فضلیت کی چیز

ذی الحجہ

روزہ ہے او رمضان کے روزوں کے علاوہ عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کی زیادہ فضلیت ہے۔

عرفہ کی فضلیت

articles/urdu-articles/1369-2010-11-10-21-32-20></articles/urdu-articles/1369-2/>
<010-11-10-21-32-20

بقر عید کے مہینہ کے نویں دن کو عرفہ کا دن کہتے ہیں علماءکا باہمی اختلاف رائے ہے کہ عرفہ کا دن افضل ہے یا جمعہ کا دن؟

ایک روایت یہ ہے کہ سال بھر کے دنوں میں عرفہ کا دن افضل ہے اور ہفتہ کے دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اور یہی صحیح ہے۔

حضرت ام الفضل بنت حارثؓ کا بیان ہے کہ میں عرفہ کے دن سرور عالم ﷺ کے ساتھ تھی۔لوگوں میں تیز تیز گفتگو ہوئی۔ کسی نے کہا آپ ﷺ روزہ دار ہیں۔ کسی نے کہا آج آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے۔جس پر میں (ام الفضلؓ) نے آپ ﷺ کے پاس

ذی الحجہ

میدان عرفات میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ جسے آپ ﷺ نے نوش فرمالیا۔ اور آپ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے۔(متفق علیہ)

اکثر علماءکا یہی مسلک وعمل ہے کہ روزہ رکھ کر میدان عرفات میں نہ جائے اور عرفات میں روزہ نہ رکھنا ہی مستحب ہے تا کہ دعا کرنے والے میں عبادتیں کرنے کی قوت باقی رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے ایک سال گذشتہ و آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ اور مذہب حقہ یہی ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے اور خصوصا وہ حاجی جن میں عبادت کرنے کی قوت و سکت نہ ہو ان کےلئے مستحب نہیں ہے ۔باقی اللہ ہی زیادہ جانتا ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالی کےلئے سزاوار ہیں جو تمام جہانوں کی ربویت کرنے والا ہے اور درود وسلام ہو سید المرسلین امام المتقین حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی پر آپﷺکے آل و اصحاب پر اور آپ ﷺ کے ان متبعین

ذی الحجہ

وپیروی کرنے والوں پر جو راہ حق کے رہنما اور علوم اسلامیہ کو زندہ کرنے والے ہیں۔

آمین یارب العامین۔

محمد راشد حنفی